AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 6, Issue 1, March 2022, PP: 149-164
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

منتخب عربی کتب سیرت کے اردو تراجم کا مطالعاتی جائزہ(1990-2000)

An Analytical Study of Selected Urdu Translations of Arabic Seerah Literature (1990-2000)

Hafiz Shoaib Ahmed Kalhoro [1*], Jabeen Bhutto[2]
[1] *Department of Basic Science and related Studies, Mehran, UET, Jamshoro, Pakistan*
[2] *Department of Islamic Studies, University of Sindh, Jamshoro, Pakistan*

ABSTRACT

The series of writings on the biography of Prophet Muhammad (peace be upon him) has been going on for centuries and to this day. Scholars of every century and age have preserved his biography in their languages and conveyed it to the Ummah. Countless books have been written in the past and more are being written during this era. Within this uninterrupted series of biographies, there are many which are safe and well-known while many are still unknown. The scholars of Sīra in the subcontinent have translated from Arabic to Urdu the Sīra al-Nabawiyya already preserved in the collections of aḥādīth transferring a great intellectual heritage to the Ummah. This article presents a study review of the works of Sīra translated originally from Arabic to Urdu between the last decade of the 20th century.

Keywords: *Sīra al-Nabawiyya, Uninterrupted Heritage, Translated Biographies.*

*Corresponding author's email: *shoaib.kalhoro@muet.edu.pk*

CC BY

تمہید

قرن اول سے ہی محدثین اور سیرت نگاروں نے حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے ہر پہلو کو سینوں اور عمل میں محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ ضبط تحریر میں لا کر قیامت تک آنے والے اہل ایمان کے لیے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کا ایک ذریعہ بنا دیا۔ چناں چہ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ صدیوں سے جاری ہے اور آج تک ہر قرن ہر زمانہ کے علما نے اپنی اپنی زبانوں میں آپ ﷺ کی سیرت پاک کو محفوظ کیا اور امت کو پہنچایا۔ سیرت نگاری کے اس غیر منقطع سلسلے کے دوران ان گنت کتب لکھی گئیں اور مزید لکھی جا رہی ہیں جن میں بہت سی کتب محفوظ و معروف اور بہت سی تا حال مجہول ہیں۔ ذخیرہ احادیث میں محفوظ نبی مکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کو برصغیر کے اردو دان علما و محققین نے اردو کے قالب میں ڈھال کر ایک عظیم علمی ورثہ امت کو منتقل کیا ہے نیز بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر قلم اٹھایا۔ اس ضمن میں لکھی جانے والی بہت سی کتب کے اردو تراجم بھی ہوئے اور بہت سی کتب کے ترجمے تا حال کیے جا رہے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی اور سیرت مطہرہ ہر مسلمان کے لیے اور زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ انفرادی، اجتماعی اور گھریلو زندگی تک کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے رہنمائی نہ لی جا سکے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ آپ ﷺ کا مبارک طرزِ حیات ہر مزاج کے شخص کے لیے معتدل و متوازن ہے۔ آپ ﷺ جو شریعت مطہرہ لے کر آئے تھے وہ جلوت سے لے کر خلوت تک کے احکامات پر محیط ہے۔ اور آپ نے بہترین طریقے کے ساتھ انہیں اپنا کر امت کو عملی نمونہ پیش کیا۔ چناں چہ جہاں اللہ تعالی کی منزّل شریعتِ ہادیہ سے رہنمائی لینی ضروری ہے، وہاں آپ ﷺ کی حیات طیبہ کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا لازم ہے تاکہ اس حکم کی تعمیلی صورت سامنے آجائے۔ اردو نظم میں سیرت رسول اللہ ﷺ کی تصنیف کا آغاز ڈاکٹر خالد انور محمود کے مطابق بارھویں صدی میں اور نثر کا آغاز تیرھویں صدی میں ہوا۔[1]

آج کل کثیر تعداد میں عربی کتبِ سیرت کے اردو تراجم کیے جا رہے ہیں تاکہ اردو زبان کے لوگ بھی اس عظیم مذہبی ذخیرۂ سیرت نگاری سے استفادہ کر سکیں۔ اس مقالے میں ان کتابوں کا مجموعہ تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو اصلاً عربی میں تھی اور بعد میں ان کے اردو تراجم کیے گئے۔ لہٰذا اس ضمن میں راقم نے 1990 سے لے کر 2000ء تک ترجمہ کیے گئے کتب سیرت کا مختصر تعارف پیش کرنی کی بھرپور کوشش کی ہے۔

جوامع السیر

یہ سیرت طیبہ کی مشہور ترین کتاب امام حافظ ابو محمد علی بن سعید بن حزم ظاہری اندلسی (م456ھ) کی ہے۔ یہ سیرت کی کتاب مستند، مختصر، جامع اور قدیم ترین ماخذ اور اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ جس میں سیرت رسول ﷺ کے متعلق بنیادی وہ تمام واقعات بیان کیے گئے ہیں جن سے سیرت طیبہ کا کوئی بھی جاننے والا بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ اس کا اردو زبان میں ترجمہ محمد سردار احمد نے کیا جو 296 صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے مجلس نشریات اسلام کراچی سے ۱۹۹۰ء کو شائع کیا گیا۔ اس سے پہلے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے 1948ء میں اس سیرت کی کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا تھا۔ آپ اپنے دور کے مشہور علما میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ سیر و مغازی کے علاوہ علم کلام، تاریخ، فلسفہ، تقابل

ادیان، تفسیر قرآن و حدیث کے جید عالم تھے۔ آپ کی پوری زندگی ظاہری مسلک کی نشر واشاعت میں گذری۔ شروع میں آپ شافعی مسلک کے ساتھ بھی منسلک رہے۔

علامہ ابن حزم نے سیرت نبوی کے متعلق بہت ہی کم صفحات پر بہت جامع معلومات پیش کر کے اس کتاب کو سیرت طیبہ کی ایک بہترین کتاب بنادیا ہے۔ آپ نے جوامع السیر لکھتے وقت ایک جدید انداز رکھا ہے۔ انہوں نے درایت کے مقابلہ میں نقل روایت کو ترجیح دی ہے۔ آپ نے نقل روایت کو ملت اسلامیہ کی خوبی قرار دیا جس میں دیکھا جاتا ہے کہ روایت میں نقص نہ ہو، نقل روایت والے ثقہ ہوں جن میں ضعف نہ ہو۔ یہ وہ باتیں ہیں جو دوسرے مذاہب میں نہیں پائی جاتی بلکہ دوسرے مذاہب کے پاس نقل روایت کے لیے کوئی اصول ہے نہ ہی نقد کا کوئی طریقہ۔

ابن حزم نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معجزات کو ذکر کیا ہے اور دوسرے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق مبارک بیان کیے گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ سبحانہ و تعالی اپنے حبیب محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کوئی بھی معجزہ نہیں دیتے تو یہ معجزہ (سیرۃ رسول) ہی آپ کی تصدیق کے لیے کافی تھا۔ کیونکہ جو شخص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت مطہرہ کو غور سے پڑھے گا وہ لازمی طور پر آپ کی رسالت و نبوت کی تصدیق کیے بغیر نہیں رہ پائے گا کہ واقعی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے سچے پیغمبر ہیں۔ علامہ صاحب نے اپنی اس بات کو کئی مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسی جگہ پرورش پائی جہاں جہالت عام تھی۔ تعلیم و تعلم کا کوئی رواج نہیں تھا۔ آپ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دو موقعوں کے علاوہ اپنی بستی اور قوم سے الگ نہیں ہوئے۔ ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ بچپن میں شام کی طرف گئے اور دوسری مرتبہ بھی حضرت بیبی خدیجۃ الکبریٰؓ کے تجارتی سامان کے ساتھ ملک شام گئے۔ اس کے علاوہ کبھی بھی اپنی قوم سے الگ نہیں ہوئے۔ پھر اللہ تعالی نے آپ کے ذریعے ملک عرب کو اسلام کی دولت سے نوازا۔ آپ کو عرب پر پورا غلبہ دیا مگر اس کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زندگی میں کبھی تغیر آیا اور نہ ہی سیرت میں تبدیلی آئی۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وصال ہوا تو حال یہ تھا کہ کوئی مال و دولت پیچھے نہیں چھوڑا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گذری جس رات آپ کی ملکیت میں کوئی درھم و دینار ہو۔ دونوں جہانوں کا سردار اپنے کپڑوں کو پیوند خود لگاتا ہے۔ اپنے کام خود کرتے تھے۔ اپنی ضرورت پر دوسروں کو ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی عام بشر میں نہیں پائی جاتی۔[2]

علامہ صاحب نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں جن کتابوں کو بنیادی ماخذ کے طور پر سب سے زیادہ نقل کیا ہے ان میں ایک تاریخ ابو حسان اور دوسری تاریخ خلیفہ بن خیاط ہیں۔ مگر اب یہ دونوں کتابیں ناپید ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ سیرت ابن اسحاق پر بھی ابن حزم کا کافی اعتماد نظر آتا ہے۔ خاص کر مغازی کا تذکرہ کرتے ہوئے جہاں سیرت نگاروں میں اختلاف رائے پیدا ہوتی ہے وہاں پر آپ ابن اسحاق کی روایت کو ترجیع دیتے ہیں۔

اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ سردار احمد خان نے بڑی محنت و کوشش کے ساتھ سادہ، عام فہم زبان میں کیا ہے تا کہ ہر قاری آسانی سے اس کتاب سے فیضیاب ہو سکے۔ مترجم محمد سردار صاحب نے ترجمہ کرتے ہوئے اکثر عنوانات کے ذیلی عنوانات قائم کیے ہیں جو

اصل کتاب میں نہیں تھے تاکہ پڑھنے والے کو فہرست پڑھ کر ہی اندازہ ہو جائے کہ یہ کیسی کتاب ہے۔ سردار احمد خان نے کچھ جگہوں پر توضیح و تشریح کے ساتھ ساتھ اپنی رائے بھی پیش کی ہے جو فٹ نوٹ میں رکھی گئی ہے۔

امتیازات مصطفی ﷺ

یہ شاہکار تصنیف محترم ڈاکٹر خلیل ابراھیم صاحب (م1957ء) کی ہے جس میں سو(100) خوبیاں ایسی جمع کی گئیں ہیں جو دوسرے انبیاء علیہ السلام کی نسبت صرف آپ ﷺ کا خاصہ ہیں۔ یہ پہلی تصنیف ہے جس میں اس قدر نہایت ہی احسن انداز میں خصائص کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ایک اور اردو ترجمہ ہندستان کے نامور عالم یٰسین اختر مصباحی نے خصائص رسول کے نام سے کیا ہے۔ اور امتیازات مصطفی ﷺ کے نام سے ترجمہ مفتی محمد خان قادری صاحب نے کیا جو دو سو بیس (220) صفحات پر مشتمل ہے جسے مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور سے 1990ء کو پہلی بار شائع کیا گیا۔ اس کے بعد اس کتاب کی مقبولیت کی وجہ سے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

مفتی محمد خان قادری کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ کا شمار منہاج القرآن کے بانی ارکان میں ہوتا ہے۔ طاہر القادری سے بنیادی اختلافات کی وجہ سے منہاج القرآن سے علیحدگی اختیار کی اور مرکز تحقیقات اسلامیہ میں ڈائریکٹر کی خدمات سرانجام دینے لگے۔ آپ امتیازات مصطفی کے علاوہ بھی کئی کتب کے مصنف ہیں۔ اور کئی عربی کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔

ڈاکٹر خلیل ابراھیم صاحب کی یہ تصنیف کئی اعتبار سے ایک بہترین ایمان افروز تصنیف اور منفرد کاوش ہے۔ جس میں حضور اقدس ﷺ کا عشق اور غلامی رسول کی حلاوت اور ادب رسالت کی شیرنی ہر واقعہ سے چھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ کتاب سیرت عاشق رسول کے لیے ایک بہت بڑا تحفہ ہے۔ کتاب کی ان خوبیوں کی وجہ سے اس کتاب کو دوسری کتابوں سے ممتاز مقام حاصل ہے۔ اس کے مصنف ایک نامور و معروف عالم ہیں جو فن حدیث کے ماہر ہیں۔ آپ نے امام شافعی کی علم حدیث میں خدمات پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور تقریباً چودہ ضخیم کتب صرف امام شافعی کے افکار و نظریات سے متعلق تصنیف کی ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے موضوعات پر تقریباً بیس کتب ہیں۔

ڈاکٹر خلیل نے اختتامی کلمات لکھتے ہوئے اس کتاب کی وجہ تصنیف بیان کی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ معرفت محمدی اور عشق رسالت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں اور اسلامی معاشرے کے استحکام اور بقاء کے سلسلے میں اس کی اہمیت و افادیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

> "میں یہ سطریں تمام مخلوقات کے لیے لکھ رہا ہوں تاکہ وہ حبیب و محبوب نبی مکرم و شافع و مشفع اور اس بزرگی والے رسول جو تمام جہانوں کے رب کا بھیجا ہوا ہے، کی قدر و منزلت کی پہچان کر سکیں۔ تاکہ آپ کی اتباع و اقتداء کے لیے بھر پور کوشش کر سکیں آپ کو عظیم نمونہ اور روشنی کا مینار بنالیں اور آپ کے علاوہ دائیں بائیں کسی اور کی اقتداء نہ کریں۔"[3]

عرب کے مشہور و معروف اسکالر ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی اس کتاب کی تصنیف اور مصنف کے بارے میں ان الفاظ کے ساتھ خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "مصنف نے عہد حاضر کے تقاضے پورے کرنے کے ساتھ ساتھ خصائص نبوی پر جو مواد جمع کیا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔" کتاب کے آخر میں مترجم نے مصنف ڈاکٹر خلیل ابراھیم ملاخاطر کا تفصیلی تعارف پیش کیا ہے جس میں آپ کا شجرہ، تعلیم

و تعلم اساتذہ وغیرہ سب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

دور نبوی کا نظام حکومت (عہد نبوی کا اسلامی تمدن)

اس دلچسپ و مفید کتاب کی تالیف حضرت علامہ عبد الحئ کتانی رحمۃ اللہ علیہ (م1382ھ) نے کی ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ مولانا معظم الحق صاحب نے کیا ہے۔ اس کی تہذیب و ترتیب حضرت رضی الدین احمد فخری صاحب نے کی ہے۔ تین سو سے زائد ایسے واقعات بیان کیے گئے ہیں جن کا تعلق اسلامی تمدن سے ہے۔ پانچ سو تیس (530) صفحات پر مشتمل یہ عظیم کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ سے 1991ء میں شائع کی گئی۔ اس کتاب کو پڑھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حضور کریم ﷺ نے اپنے مدنی دس سالہ دور حکومت میں جس اسلامی تمدن کی بنیاد رکھی وہ ایسی تو عالیشان ہے جس کی مثال پچھلی کسی بھی امت میں وہ نظر نہیں آتی۔ اسلامی اصطلاح میں تمدن میں تین چیزوں کی ترقی ضروری ہے۔ روحانی، جسمانی اور اجتماعی۔

روحانی ترقی سے ایمان، یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ اتباع سنت کی پیروی آسان ہوتی ہے۔ عدل و انصاف، ذکر و فکر، امانت و دیانت اور اخلاق و آداب جیسی خوبیوں سے سرشار ہوتے ہیں۔ جسمانی ترقی سے راحت و اطمینان، عیش و عشرت حاصل ہوتی ہے۔ اور اجتماعی ترقی سے پوری سوسائٹی کو فائدہ حاصل ہوتا ہے، جس میں حکومت کا قیام، اچھی قیادت اور ضروریات زندگی سے وابستہ تمام چیزوں کا عام ہونا شامل ہے۔ اب ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو پڑھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے جو اصول وضوابط دیے وہ چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی آج تک دنیا ان اصول وضوابط کی محتاج نظر آتی ہے۔ اب یہ ہماری ذمیداری ہے کہ ہم لوگوں کو سمجھائیں کہ اسلامی تمدن کی بنیاد بادشاہوں اور سلاطین نہیں رکھی بلکہ اس وقت رکھی گئی جب آپ ﷺ نے یثرب کی طرف ہجرت کی اور ایک پہلے اسلامی شہر کی بنیاد رکھی۔

یہ کتاب حضور اکرم ﷺ کے دور حکومت کا ایک عکس ہے جس کو پڑھنے سے عظیم دور کی تہذیب و تمدن، حکومتی نظام، صنعت و تجارت، تعلیم و تربیت، ریاضت و سیاحت وغیرہ یعنی ہر اس چیز کا علم ہوتا ہے جو نبی مکرم سرور عالم ﷺ کے اس عظیم الشان دور سے وابستہ تھی۔ جیسے صحابہ میں تاجر طالب علم ہوتے تھے اور طالب علم تجارت بھی کرتے تھے:

> ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا پڑوسی باری باری سے حضور ﷺ کی خدمت میں علم دین سیکھنے میں مشغول ہوتے تھے جس دن میرے آنے کی باری ہوتی تو میں اس دن کی وحی کی نازل شدہ باتوں کو اپنے پڑوسی کو آکر سنا دیتا تھا اور جب ان کی باری ہوتی تو وہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ جس سے اس بات کا علم ہوا کہ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اجمعین اپنی معاشی حالات سے غافل نہیں تھے اور مالی طور پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔“[4]

علامہ عبد الحئ کتانی نے اس کتاب کے آخر میں حدیث ابی ہالا پیش کی ہے جو حضور اکرم سرور کائنات خاتم الانبیاء ﷺ کی تمام شمائل، سیرت وصورت کی جامع ہے۔ جس سے کائنات کے لوگوں کو رہبری ملی اور سیاسی و کائناتی مسائل کو حل کرنے میں مدد ملی۔

عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ قرآن کی روشنی میں

پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے پیش کیا گیا یہ مقالہ ڈاکٹر سید محمد لقمان اعظمی ندوی کی تصنیف ہے جو ڈاکٹر صاحب نے قاہرہ یونیورسٹی کے اسلامک اسٹڈیز شعبہ میں پیش کیا۔ جس میں حضور اکرم ﷺ اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کا

اردو ترجمہ محمد رضی الاسلام ندوی نے کیا ہے۔ 707 صفحات پر مشتمل یہ کتب سیرت 1992ء میں البدر پبلی کیشنز لاہور سے شایع کی گئی۔ کتاب ہذا کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب ہجرت اور مدنی معاشرے کی تاسیس، دوسرا باب مدنی معاشرہ تربیت کے مرحلے میں، تیسرا باب معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل نو اور آخری باب مدنی معاشرہ واقلیات پر محیط ہے۔

یہ کتب سیرت تحقیقی انداز میں قرآن وسنت کو بنیاد بنا کر مدینے میں پیش آنے والی تکالیف، آزمائش و چیلنجوں کو بیان کرتی ہے کہ کس طرح حضور اقدس ﷺ اور ان کے جانثار صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کا سامنا کیا اور بہت کم وقت میں ایک ایسا بہترین معاشرہ ترتیب دیا جس کو دیکھ کر دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ ہر ایک آزمائش اور چیلنج کو جس حکمت و بصیرت کے ساتھ آپ ﷺ نے سامنا کیا اس کی مثال پیش کرنا ناممکن ہے۔ جس میں مدینے کے یہودیوں کا طرز عمل اور منافقین مدینہ کا رویہ سر فہرست ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے انہیں حل کیا۔

مصنف سیرت کو بیان کرتے ہوئے پہلے قرآن کو بیان کرتا ہے پھر احادیث کو لاتا ہے۔ کہیں کہیں تو صرف قرآن کی آیات پر ہی اکتفا کر لیتا ہے۔ یہ کتب سیرت مکمل طور پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام کی پاکیزہ زندگی کو بیان کرتی ہے۔[5]

سیرت النبی ﷺ ابن ہشام

سیرت ابن ہشام کا متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کا شمار سیرت کی بنیادی مصادر میں کیا جاتا ہے۔ ابن ہشام (م 213ھ) کا پورا نام ابو محمد عبد الملک بن ہشام ہے۔ ابن ہشام بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۳ھ میں وفات کی۔ آپ نے محمد بن اسحق کی کتب سیرت کی تلخیص و تہذیب کی ہے۔ ابن ہشام نے بعض ابتدائی حصے کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس کا تعلق سیرت النبی سے نہیں تھا۔ اور کہیں مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے کہیں پر اپنی رائے بھی شامل کی ہے اور کچھ واقعات کا اضافہ بھی کیا ہے۔ ابن ہشام نے ابن اسحق کی کتب سیرت کی تلخیص کے بعد جب نئی شکل میں پیش کیا تو وہ اتنی مشہور ہوئی کہ لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ یہاں تک کہ اصل کتاب کو ہی فراموش کر دیا اور وہ نئی کتاب ابن ہشام کے نام سے مشہور ہوئی۔

زیر نظر کتاب سیرت ابن ہشام کا اردو ترجمہ ہے جسے دہلی کے ایک بہت بڑے عالم سید محمد یسین علی حسنی نظام دہلوی نے 1915ء میں دہلی سے شائع کیا۔ اس کے بعد کئی عرصے سے یہ ترجمہ نایاب تھا۔ ادارہ اسلامیات لاہور کی مدد سے سعود اشرف عثمانی نے جدید تہذیب کے ساتھ 1994ء میں لاہور سے شائع کیا۔ اس کے علاوہ ایک ترجمہ مولوی محمد انشاءاللہ ایڈیٹر وطن اخبار نے مولانا محمد حلیم انصاری کے تعاون سے لاہور سے شائع کیا جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ تیسرا ترجمہ مولوی قطب الدین احمد محمودی نے کیا ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد سے 1946ء میں پہلے دو حصوں کو شائع کیا۔ مگر اس وقت حیدرآباد دکن کے انقلابی حالات کی وجہ سے مکمل نہیں ہوا۔

مترجم سید محمد یسین صاحب نے کئی جگھوں پر عربی اشعار کو ترجمہ کئے بغیر ہی چھوڑ دیا ہے۔ جدید ایڈیشن میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں ۔ کہیں کہیں پورے کے پورے جملے تبدیل کر دیے گئے ہیں تو کہیں لفظ تبدیل کیا گیا ہے تاکہ اس زبان کی افادیت باقی رہے۔ اس کے علاوہ ابوب نہیں تھے قاری کی آسانی کے لیے ابواب قائم کیے گئے اور موضوعات کے حساب سے عنوانات دیے گئے۔ جہاں جہاں یسین صاحب سے ترجمہ رے گیا ہے اس کو اصل کتاب سے ملا کر اس کا ترجمہ کیا گیا اور جو اشعار ضروری تھے ان کو ترجمے کے ساتھ شامل کر دیا ہے اور غیر متعلق

اشعار کو اس میں سے حذف کر دیا گیا ہے۔ اس میں ابواب قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ذیلی سرخیاں بھی لگا دی گئی ہیں جس سے قاری کو حوالے تلاش کرنے میں آسانی ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت ابن ہشام کے مستند ترجمہ میں اس کا شمار کیا جاتا ہے۔ اس جدید ایڈیشن میں الفاظ کو آسان اور سلیس رکھا گیا ہے تا کہ ہر عام و خاص اس کتاب سے فیضاب ہو سکے۔ جیسے ایک جگہ حضرت ابو طالب اور حضور ﷺ کی گفتگو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا کہ چچا جان آپ ہی کلمہ پڑھ لیجئے تا کہ قیامت کے روز میں آپ کی شفاعت کر سکوں۔ حضرت ابو طالب نے آپ کی خواہش کو دیکھ کر کہا کہ اے فرزند اگر مجھ کو تمہارے اور تمہارے بھائیوں پر لوگوں کے بڑا بھلا کہنے کا اندیشہ اور اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے ابو طالب نے موت کے خوف سے کلمہ کہا تو میں ضرور اس کو کہہ لیتا۔ میں اس کو صرف تمہیں خوش کرنے کے خاطر کہتا ہوں۔ پھر جب حضرت ابو طالب کے انتقال کا وقت قریب آیا دیکھا کہ وہ ہونٹ ہلا کر کچھ کہہ رہے ہیں۔ حضرت عباس نے جھک کر کان لگائے پھر رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اے بھتیجے تم جو کلمہ کہہ رہے تھے وہی کلمہ ابو طالب نے پڑھا ہے۔"[6]

اولاد کو سکھاو محبت حضور ﷺ کی

یہ عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی تصنیف محمد عبدہ یمانی (م1905ء) کی ہے۔ آپ سعودی عرب کے سابق وزیر اطلاعات رہے چکے ہیں۔ اس کتاب میں ساٹھ سے زائد متفرق موضوعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں آپ نے نبی مکرم ﷺ کی محبت کا مقام اور اس کی اہمیت، آپ کی خوبیاں اور پاکیزہ اخلاق کی کچھ جھلکیاں، مسلمان تو مسلمان، غیر مسلم مفکرین کا اعتراف عظمت کو تحقیقی و عاشقی والے انداز میں قلمبند کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ 1994ء میں ڈاکٹر محمد مبازر ملک نے کیا ہے جو جامعہ پنجاب لاہور میں شعبہ عربی کے استاد ہیں۔ بعد میں زاویہ پبلشر دربار مارکیٹ لاہور سے شائع کیا گیا۔ محمد عبدہ یمانی صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ جس میں تین خوبیاں ہر چیز سے بڑھ کر ہیں، محبت الٰہی، محبت رسول اور محبت جہاد تو دنیا و آخرت میں وہی کامیاب و سرخرو ہونگیں۔ اور اس کے علاوہ کسی اور کی محبت غالب آ گئی تو پھر ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنے گی۔ اس لیے قرآن میں جابجا حضور کریم ﷺ سے محبت ایمان کا بنیادی جز قرار دیا گیا۔

محمد عبدہ یمانی صاحب نے اس کتاب کا انتساب بطور ہدیہ نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ ان کے الفاظ کی کشش سے ہی انسان کو مزہ آتا ہے۔ جیسے فرماتے ہیں:

السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ
نشھد انک قد بلغت الرسلۃ و ادیت الامانۃ
ونصیحت الامۃ وجاھدت فی سبیل اللہ حتی اتاک الیقین

" اے نبی ﷺ آپ پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں۔ اے پیارے آقا آپ نے رسالت کے تمام فرائض کامل طریقے سے نبھائے۔ ادائیگی ذمہ داری کا حق ادا کیا اور امت کو کامل تعلیم سے نوازا اور راہ خدا میں وصال تک جدوجہد فرمائی۔"[7]

ڈاکٹر صاحب افتتاحیہ کلمات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اولاد کو تعلیم دو کہ ہمارے آقا ﷺ سب سے اعلی اور سب سے پہلے و آخری نبی ہیں۔ اور ان کو بتاؤ کہ آپ ﷺ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت موسی کلیم اللہ و عیسی روح اللہ کی بشارت ہیں۔ آپ سید

الانبیاء ہیں۔ ان کو یہ بھی بتاؤ کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انبیاء میں صرف آپ ﷺ کی زندگی کی قسم اٹھائی ہے اور آپ کو تمام مرسلین سے خطاب کے لحاظ سے فضیلت دی۔ ان بچوں کے دلوں میں حضور کی محبت اور آپ ﷺ کے آل کی محبت کا پودا کاشت کرو اور انہیں آپ کا یہ فرمان یاد دلاتے رہو" جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کیا اور جس نے میری نافرمانی کی گویا کہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔"[8] اپنے بچوں کے سامنے یہ بات بھی رکھو کہ مومن اس وقت تک اپنے ایمان کی مٹھاس نہیں پاسکتا جب تک اللہ اور اس کا رسول ماسوا سے زیادہ محبوب نہ ہوجائیں۔[9]

عالم عرب میں حضور کریم ﷺ کی شان اقدس میں کی جانے والی کاوشوں اور منفرد وبے نظیر کتابوں میں سے یہ ایک بہترین کتاب ہے۔ جس کا اردو ترجمہ کرکے ڈاکٹر محمد مبازر ملک نے برصغیر کے مسلمانوں کو اس کتاب کا فیض پہنچایا۔ مترجم نے اس کتاب کے جمال، حسن و خوبی کو آپ ﷺ کے سچے عشق ومحبت سے سرشار ہوکر پیش کیا۔ اس کی زبان سلیس اور سادہ ہے جس سے ہر عام وخاص قاری فیضیاب ہوسکتا ہے۔[10]

ذخائر محمدیہ

ڈاکٹر محمد علوی مالکی (م2004ء) کی یہ عظیم الشان کتاب سیرت محمدیہ اور خصائص رسول سے لبریز ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مفتی محمد خان قادری اور ڈاکٹر غلام شبیر قادری نے کیا ہے۔ جسے 1996ء میں مولانا لطیف احمد چشتی نے لاہور سے شائع کیا۔ یہ کتاب چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔

محمد علوی مالکی صاحب نے آداب ومحبت رسول ﷺ پر کئی کتابیں تصنف فرمائی ہیں۔ مگر آپ کی یہ کتاب ذخائر محمدیہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ کتاب حضور اکرم ﷺ کے فضائل اور آپ ﷺ کے بارے میں جو عقائد ہیں ان پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر علوی صاحب نے فقہی مسائل بیان کرتے ہوئے فقہ مالکی کے نقطہ نظر کو مد نظر رکھا ہے۔ اس بہترین سیرت کی کتاب کا اردو ترجمہ مفتی محمد خان اور غلام شبیر قادری نے کیا ہے۔ جو نہایت آسان وسہل زبان میں کیا گیا ہے۔ کئی جگہوں پر حوالے بھی دیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں ایک سو اسی (180) کے قریب عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ جن میں تسلسل وترتیب کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ ان میں سے مشہور عنوانات مندرجہ ذیل ہیں۔

نسب مبارک، علامات نبوت، ازاج مطہرات، صاحبزادے وصاحبزادیاں، کاتبان وحی، شہر مدینہ کے خصائص وفضائل، محفل میلاد کے بارے میں امام ابن جوزی کی رائے، حضور اکرم ﷺ کے فضائل قرآن کی روشنی میں، حضور ﷺ سے شفاعت طلب کرنے کا جواز، سواب بن قارب کا نبی اکرم ﷺ سے شفاعت طلب کرنا، احتراما وتعظیما ہاتھوں کا چومنا، سرکار دوعالم نے کتنی بار سجدہ سہو کیا، محافل میلاد اور ان کا انعقاد وبرکات، نبی اکرم کی وصیتیں اور اپنے رفیق اعلی سے ملاقات وغیرہ شامل ہیں۔[11]

برکات آل رسول

یہ سیرت مطہرہ کی کتاب فلسطین کے مشہور سیرت نگار حضرت محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحیم اللہ تعالی (م1932ھ) کی ہے۔ جس کا اردو ترجمہ مولانا محمد عبدالحکیم اشرف قادری صاحب نے کیا ہے۔ جو 1999ء میں ضیاء القرآن پبلیکیشنز نے لاہور سے شائع کی۔ تین سو

تیرہ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی ابتداء تبرکاً حضرت حسن رضا خان بریلوی کے اہل بیت کی شان میں کہے گئے کلمات سے کی گئی ہے۔ اس کے حاشیہ میں جابجا حضرت احمد رضا خان صاحب کے اشعار دیے گئے ہیں۔

اس بات میں شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی محبت ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ وہ مقلد ہو یا مجتہد اور جس قدر یہ محبت کامل ہو گی ایمان اس درجہ کامل ہو گا۔ اور جس قدر یہ محبت ناقص ہو گی ایمان بھی ناقص ہو گا۔ سب سے بڑا جھوٹا اور منافق ہے وہ شخص جو اس محبت کے بغیر ایمان کا دعوی کرے۔ اور ایسے ہی آپ ﷺ کی اولاد، ازواج اور والدین سے محبت بھی حضور اکرم ﷺ ہی سے محبت ہے۔ اس کتاب میں اہم اہم موضوعات درج ذیل ہیں۔ اہل بیت کے فضائل و مناقبت اور ان کی خصوصیات، ان کا تمام لوگوں سے حسب نسب میں افضل ہونا، پنجتن پاک کے سردار حضرت محمد مصطفی ﷺ کے فضائل، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے فضائل، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل، اس کے علاوہ واقعہ شہادت امام حسین بھی بیان کیا گیا ہے۔ اہل بیت کی محبت کا اجر عظیم اور ان کی عداوت کا وبال خوفناک، عرب قریش کے فضائل، سلف صالحین اور تعظیم اہل بیت کے متفرق واقعات، صحابہ کی عداوت کے ساتھ اہل بیت کی محبت مفید نہیں، اختلافات صحابہ سے سکوت لازم ہے، صحابہ کو گالی دینے والے کا حکم، خلیفہ اول، خلیفہ دوم، خلیفہ سوم اور خلیفہ چہارم کے فضائل، بعض صحابہ بعض سے افضل ہیں۔ اس کتاب میں حضور ﷺ کی شان وعظمت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اہل بیت و صحابہ اکرام کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ آج کے مسلمان کے لیے یہ کتاب ایک بہترین تحفہ ہے جس سے وہ اپنے عقائد کو درست کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ مترجم نے اس کا اردو ترجمہ نہایت ہی سلیس زبان میں کیا ہے۔ ترجمہ ایسا ہے جیسے یہ اصل کتاب ہو۔[12]

عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین

اس عظیم الشان کتاب کے مصنف احمد خلیل جمعہ صاحب ہیں۔ اردو زبان میں اس کتاب کا ترجمہ مولانا محمد اصغر صاحب نے کیا ہے۔ 629 صفحات پر مشتمل یہ کتاب دارالاشاعت کراچی سے 1999ء میں شائع کی گئی۔

اکثر مصنفین نے بزرگوں کی سیرت پر بہت کتابیں لکھی اور ابھی تک لکھی جا رہی ہیں جن کی سیرت تاریخ کے صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ مگر اس کے برعکس عورتوں کی سیرت و سوانح پر اتنا اہتمام نہیں کیا گیا جتنا کہ وہ ان کی مستحق ہیں۔ جنہوں نے اپنے عمدہ اقوال و افعال و احوال پیچھے چھوڑے۔ اور جن کی بابرکت زندگیوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

اس کتاب میں ستر ایسی عظیم بزرگ عورتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کا تذکرہ اکثر مولفین نے سرسری طور اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ ان میں سب کی سب وہ بزرگ عورتیں ہیں جن کا تعلق حضور اکرم ﷺ کے زمانے سے ہے، اور جو نبی مکرم ﷺ سے وابستہ ہیں اور جنہوں نے دعوت اسلامیہ میں اپنا کردار ادا کیا۔ مصنف نے اس کتاب میں ازواج مطہرات اور جگر گوشہ رسول ﷺ کا تذکرہ شامل نہیں کیا بلکہ ان کے تذکرے کے لیے الگ سے ایک مکمل تصنیف پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ مصنف نے ان ناموں کو جو ایک جیسے ہیں ان کو حروفوں کے ذریعے تمیز کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ پڑھنے والے قاری کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ کئی ناموں کی تشریح بھی پیش کر دی گئی ہے۔

اس کتاب کے واقعات بیان کرنے میں مصنف نے سوانح، تاریخ، حدیث، اسباب نزول اور سیرت نبوی وغیرہ کی مدد حاصل کی ہے۔ احمد خلیل صاحب نے بہترین انداز میں صحابیات کے کارنامے، ان کی بہادری، عبادت اور شہادت کے فضائل کو بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ان کی آپس میں رشتے داریاں بھی تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کئی کتابوں کا مجموعہ ہے ایسی کتاب شاید ہی آپ کو اردو زبان میں مل سکے۔

اس کتاب کے ذریعے عورت کے مقام و مرتبے کو روشناس کروایا گیا ہے۔ زمانے جاہلیت میں عورت کو ایک ذلیل و کم درجہ مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ جسے معاشرے میں کوئی حقوق حاصل نہیں تھے۔ ایسے حالات میں اللہ سبحانہ وتعالی نے رحمۃ العالمین ﷺ کے ذریعے عورتوں کو ظلم وستم کی پستیوں سے نکال کر عزت کی بلندیوں پر پہنچایا۔ ہر موقعہ پر ان کے ساتھ اچھا برتاو کرنے کا حکم دیا اور نہ صرف حکم بلکہ عملی صورت میں کر کے دکھایا گیا۔ جیسے اسلام نے عورتوں کو ظلم وستم سے نجات دی اور انصاف و عزت سے مزین کیا ایسے ہی عورتوں نے بھی اپنے اعلی اخلاق و کردار سے تاریخ کو روشن کیا۔ انہوں نے قربانی، ایثار اور وفاداری کی ایسی داستانیں قائم کی جسے سن کر دنیا دنگ رہ گئی۔ یہ کتاب آج کے دور کی عورتوں اور ہمارے معاشرے کے لیے ایک بہترین مشعل راہ کتاب ہے۔ اس کتاب میں اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے کی برگزیدہ خواتین صحابیات کے واقعات کو بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

نمونہ اقتباس:

"اسماء بنت یزید الانصاریہ رضی اللہ عنہا" یہ صحابیہ انصار کے قبیلہ اوس سے ہیں۔ اور یہی صحابیہ عورتوں کی قاصد و سفیر بن کر دربار رسالت میں جاتی تھیں۔ انہیں کو "خطیبۃ النساء" کہا جاتا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

> "اے اللہ کے رسول میرے پیچھے مسلمان عورتوں کی جماعت ہے میں ان کی قاصد ہوں جو میں عرض کر رہی ہوں وہی سب کی بات ہے اور میری رائے کے موافق ہی سب کی رائے ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو مردوں عورتوں کی طرف مبعوث فرمایا ہم ایمان لے آئیں اور آپ کی اتباع و پیروی کی اور ہم عورتوں کی جماعت پردوں میں بند گھریلو امور کی نگہبانی کرنے والی، مردوں کی خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ، ان کے بچوں کو اٹھانے والیں، اس کے باوجود مردوں کو جمعہ نماز، جنازوں اور جہاد میں حاضری کی بناء پر فضیلت دی گئی جب کہ وہ جہاد کیلیے نکلتے ہیں تو ہم ان کے اموال کی حفاظت اور ان کے بچوں کی تربیت کرتی ہیں تو کیا ہم ان کے اجر میں شریک ہوں گی یارسول اللہ ﷺ؟
>
> نبی ﷺ اپنے چہرہ اقدس کے ساتھ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اس سے بہتر کوئی عورت دیکھی اپنے دین کے متعلق ایک اچھا سوال کرنے کے بارے میں؟ اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی عورت بھی ایسی بات کی طرف رہنمائی پکڑ سکتی ہے۔ تو آپ ﷺ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا واپس جایئے اے اسماءؓ اور اپنے پیچھے عورتوں کو بتلادیجئے کہ تم میں سے ہر ایک کا اپنے شوہر کی اطاعت کرنا اور اس کی رضا کو تلاش کرنا اور اس کی موافقت میں اتباع کرنا اجر و ثواب میں ان تمام باتوں کے برابر

کر دے گا جو آپ نے مردوں کے متعلق ذکر کی ہیں۔ اس پر حضرت اسماءؓ لا الہ اللہ اور اللہ اکبر کہتی ہوئی آپ کی بات پر بے انتہا خوش واپس لوٹ گئیں۔"[13]

المعارف

اس کتاب کے مصنف ابی محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ (م889ھ) ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ پروفیسر علی محسن صدیقی صاحب نے کیا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ 1999ء میں قرطاس کراچی ہونیورسٹی سے شائع کی گئی۔ یہ کتاب دس ابواب اور چھ سو چھبیس صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا پہلا نامکمل ترجمہ " تاریخ الانساب" کے نام سے سلام اللہ صدیقی نے کیا تھا جسے پاک اکیڈمی کراچی نے 1985ء میں شائع کیا۔ المعارف کا یہ ایک بہترین ترجمہ تھا مگر صرف نصف کتاب کا ترجمہ کیا گیا تھا۔ پوری کتاب کا سب سے پہلے ترجمہ کرنے کا اعزاز پروفیسر علی محسن صدیقی صاحب کو حاصل ہے۔۔ آپ نے فلسفہ طرز پر لکھی گئی المعارف جیسی مشکل عربی کتب سیرت کا اردو ترجمہ آسان و سہل زبان میں پیش کر کے برصغیر کے لوگوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ میں آپ نے کہیں کہیں عبارات میں اضافہ بھی کیا ہے مگر اس اضافے کو بین القوسین میں رکھا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے کو یہ بات مدنظر رہے کہ کون سی عبارت کا حصہ مترجم کا ہے۔ مترجم نے اس کتاب کو دس حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ باب اول کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک تخلیق کائنات پر اور دوسرا انبیاء علیہ السلام کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ جس میں بنی اسرائیلی انبیاء اور غیر بنی اسرائیلی انبیاء کو مختصر ابیان کیا گیا ہے۔ اور ابن قتیبہ نے تمام جمہور علماء کے برعکس اس کتاب میں حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

" اہل علم کی اکثریت کا یہی قول ہے۔ میں نے تورات میں ان کا نام ذبیح دیکھا ہے اور ابن قتیبہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن خالد نے، ان سے سلم بن قتیبہ نے، ان سے مبارک نے، ان سے حسن نے، ان سے احنف نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ذبیح اسحاق علیہ السلام ہیں۔"[14]

دوسرے باب میں انساب عرب کو بیان کیا گیا ہے ان خاص طور پر نسب عدنان، نسب یمن اور نسب اوس و خزرج پر زیادہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب سوم حضور اکرم ﷺ کی حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ اس باب میں آپ ﷺ کے آباء واجداد، امہات المومنین اور اولاد و موالی کا تذکرہ بیان کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں مشہور اصحابہ کا مختصر و جامع انداز میں تذکرہ پیش کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے عشرہ مبشرہ کا اس کے ساتھ کچھ منافقین کے نام اور ان تین اصحاب اکرام کے نام و تذکرہ جو جنگ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے۔ باب پنجم میں بنو امیہ اور بنو عباس کے حالات کا تذکرہ موجود ہے۔ اس کے بعد چھٹے باب میں ان لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو ان حکومتوں کے حامی تھے یا مخالف تھے۔ ساتواں باب تابعین و تبع تابعین کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ جن میں معروف و مشہور تابعین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آٹھواں باب سب ابواب سے الگ ایک بہترین باب ہے۔ جو اصحاب فضل و کمال لوگوں پر مشتمل ہے۔ جن میں اصحاب الرائے، اصحاب الحدیث، قاریان قرآن، ماہرین انساب اور صاحبان اخبار وغیرہ لوگوں پر مشتمل ہے۔ باب نہم میں نایاب اور متفرق معلومات دی گئی ہے۔ جس میں مساجد کا تذکرہ، جیسے کوفہ کی مساجد، بصرہ کی مساجد اور دمشق کی مساجد وغیرہ، فتوحات کا تذکرہ، عراق کے والی، مہاجرین اول و آخر میں فرق، طاعون کا ذکر، اسلام سے پہلے مشہور جنگوں کا ذکر، وہ لوگ جو اسلام سے پہلے ضرب المثل تھے۔ اسلام سے پہلے عربوں میں کون سے مذاہب و فرقے رائج تھے ان کا ذکر شامل

ہے۔ آخری دسویں باب میں مختلف بادشاہوں کا تذکرہ دیا گیا ہے۔ ان میں یمن کے بادشاہ، ان کے حبشی حکمران، شام کے بادشاہ، الحیرہ کے بادشاہ وغیرہ کا تذکرہ شامل کیا گیا ہے۔

مختصر احوال مصنف:

ابن قتیبہ کا پورا نام امام ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ہے آپ کوفہ میں پیدا ہوئے مگر والد صاحب کی وجہ سے بغداد ہجرت کر کے تشریف لائے۔ آپ نے اپنی تعلیم شروع سے آخر تک بغداد میں بلند و پایہ علما سے حاصل کی جو بہت ہی کم لوگوں کو ایسا شرف و اعزاز نصیب ہوا۔ آپ اپنے دور کے ایک جید عالم، حافظ حدیث شمار کیے جاتے تھے۔ عقائد کے لحاظ سے آپ کا تعلق اہل السنۃ الجماعت سے ہے۔ آپ کی تصنیفات میں چھوٹی بڑی کئی تصنیفات شامل ہیں۔ جن میں سے ایک یہ کتاب المعارف بھی ہے۔

مغازی رسول اللہ ﷺ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (م93ھ) کی یہ تصنیف سیرۃ و مغازی کی بنیادی ماخذات میں سے ایک ہے۔ اس پر مقدمہ و تحقیق ڈاکٹر محمد مصطفی الاعظمی (م2017ء) نے تحریر کیا ہے اور اس کا اردو ترجمہ محمد سعید الرحمن علوی نے کیا ہے۔ جسے ادارہ ثقافت اسلامیہ کی طرف سے جون2000ء میں لاہور سے شائع کیا گیا۔ یہ اس کا دوسرا ایڈیشن ہے پہلا ایڈیشن 1987ء شائع کیا گیا تھا۔

حضرت عروہ بن زبیر کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ 22ھ میں پیدا ہوئے اور 93ھ میں وفات کی۔ آپ شروع سے آخر تک مدینہ منورہ میں ہی رہے۔ آپ کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا شمار عشرہ و مبشرہ صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عروہ ایک فقیہ، عالم، حافظ حدیث، اور رسول اللہ کے مغازی کے عالم تھے۔

یہ کتاب مغازی رسول ﷺ قلمی صورت میں تھی جسے سعودی عرب کے شہر ریاض کے ایک عالم ڈاکٹر محمد مصطفی الاعظمی جو جامعہ ریاض میں تھے بڑی محنت سے مرتب کیا اور اسے 1981ء میں ریاض سے شائع کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کا تعلق انڈیا کے شہر اعظم گڑھ سے ہے۔ آپ نے دیوبند، جامعہ ازہر قاہرہ، قطر اور کیمبرج یونیورسٹی لندن سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد سعودی کے شہر ریاض میں استاد الحدیث کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے عربی و انگریزی میں کئی کتابیں تصنیف کی۔ آپ نے مغازی رسول اللہ ﷺ پر اسی (80) صفحات پر مشتمل ایک طویل مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ جو نہایت تحقیقی بنیادوں پر لکھا گیا ہے۔ آپ نے جنگ احد میں شہید ہونے والوں کی پوری فہرست درج کی ہے۔ جو صحابہ جنگ بدر میں شریک تھے ان کی بھی فہرست دی گئی ہے۔ مستشرقین نے سیرت و مغازی کے جن واقعات پر اعتراض کیا ہے ان کا بہترین الفاظ میں جواب دیا ہے۔ اس حسین و جمیل کتاب کا ترجمہ مولانا سعید الرحمن علوی نے کیا ہے۔ مترجم نے ترجمہ عام فہم اور رواں زبان میں کیا ہے۔ اس کتاب کے اہم عنوانات یہ ہیں، بعثت نبوی، ہجرت حبشہ، شعب ابی طالب، دعوت دین، طائف روانگی، سفر معراج، بیعت عقبہ اولی و ثانی، ہجرت مدینہ، غزوات و سرایہ، فتح مکہ، خطبہ حجۃ الوداع، ایام مرض، وفات اور تحریرات نبوی کے واقعات کو مدلل اور منظم طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے شروع میں حضرت عروہ بن زبیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس میں آپ کی زندگی، آپ کی تعلیم و تعلم اور آپ کی کتاب مغازی پر گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب 290 صفحات پر مشتمل سیرت نبوی ﷺ کی ایک زبردست کتاب ہے۔[15]

الرد الباھر فی مسئلۃ الحاضر والناظر (کیا نبی کریم ﷺ حاضر ناضر ہیں)

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جسے شیخ عبد الرحمن امین نے " الرد الباھر فی مسئلۃ الحاضر والناظر" کے نام سے تالیف کیا ہے۔ اس کا اردو زبان میں ترجمہ "کیا نبی کریم ﷺ حاضر ناضر ہیں" کے نام سے مولانا عطااللہ ڈیروی نے کیا ہے۔ یہ پچاس صفحات پر مشتمل مختصر رسالہ سن 2000ء میں شیخ عطاء اللہ کی طرف سے مفت تقسیم کیا گیا تھا۔ جس میں قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نہ اپنی زندگی میں ہر جگہ حاضر وناظر تھے اور نہ ہی وفات کے بعد حاضر وناظر ہیں۔

مصنف نے اس کتاب کو چار عنوانات میں تقسیم کیا ہے۔اور اس پر بحث کی ہے۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ کے ہر جگہ حاضر وناظر نہ ہونے کے دلائل

۲۔ اہل بدعت کے دلائل اور ان کی حقیقت

۳۔ رسول کریم ﷺ کی وفات حسرت آیات پر شرعی دلائل

۴۔ اہل بدعت کے چند باطل عقائد اور ان کی تردید

مترجم نے اس میں ثابت کیا ہے کہ یہ عقیدہ سراسر ضلالت و گمراہی پر مبنی ہے۔اس کتاب میں ان لوگوں کے عقائد و دلائل کی حقیقت پر بحث کیا ہے۔ مصنف نے یہ اقرار کیا ہے کہ آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ سب سے بلند ہے مگر اس کے باوجود آپ ﷺ اللہ سبحانہ و تعالی کے بندے ہیں۔ اس لیے ہمیں خالق و مخلوق کے مقام کو خلط ملط نہیں کریں اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو اللہ کی صفت کے ساتھ متصف کریں۔[16]

سیرت النبی ﷺ

کتاب کا نام ''دیوان المبتداء ولخبر من تاریخ العرب والبریر و من عاصر ہم من ذوی الشان الاکبر تاریخ ابن خلدون'' ہے۔اس کا مصنف علامہ عبد الرحمن ابن خلدون ہے(م1406ء)۔یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔اس ترجمہ شدہ کتاب کا نام **سیرت النبی ﷺ** ہے جو اصل کتاب کی صرف ایک حصہ کا ترجمہ ہے جو ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری صاحب نے کیا ہے۔

علامہ ابن خلدون کا اصل نام عبد الرحمن بن محمد تھا۔ آپ کے ابن خلدون کے لقب کی وجہ آپ کے مورث اعلی میں خالد نام کا فرد موجود تھا۔ کیونکہ ان کا قیام تیونس میں تھا اور وہاں کا رواج ہے کے بدر کو بدرون، زید کو زیدون کہتے تھے اس لیے خالد سے خلدون مشہور ہو گیا۔

مترجم نے علامہ ابن خلدون کی اس کتاب کی پہلی جلد کو جو سیرت النبی ﷺ پر مشتمل ہے اس کو آسان، عام فہم اور سادہ انداز میں پیش کیا ہے۔ تاکہ امت سیرت النبی کے نور سے منور ہو۔ڈاکٹر حافظ میاں قادری نے اس کتاب کی ابتدا میں سیرت کی تعریف، سیرت کی اہمیت اور اس کے ارتقاء پر مختصر مگر پر اثر روشنی ڈالی ہے۔[17] یہ کتاب دس 10 ابواب اور 269 صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مولانا نے اسلام سے قبل عرب کے حالات کا مختصر مگر پر اثر جائزہ پیش کیا ہے۔ اس کے بعد نبوت سے لیکر ہجرت تک کے تمام اہم واقعات کو اس کتاب کی زینت بنایا ہے۔ باب دوم میں ہجرت مدینہ سے لیکر تبدیلی قبلہ تک کے تمام واقعات کو خوبصورتی کے ساتھ اردو زبان میں منتقل کیا۔ باب سوم میں غزوہ بدر 2 ہجری سے لیکر غزوہ بنو قینقاع تک کے واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب چہارم کو غزوہ احد تین ہجری سے شروع کیا گیا ہے جس

میں قریش کا جنگی جنون مجاہدین کی روانگی، جنگ کا آغاز، صحابہ کی شہادت اور رسول خدا پر کفار کا حملہ و شہادت کی افواہیں بڑے دردمندانہ انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ چار ہجری تک پیش آنے والے اکثر واقعات کو شامل کیا گیا ہے۔ باب پنجم کو غزوہ خندق پیش آنے کی وجہ سے شروع کیا گیا اور واقعہ افک تک کے واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ باب ششم میں مسلمانوں کا چھ ہجری میں عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ روانہ ہونا اور مکہ والوں سے صلح حدیبیہ کا ہونا اس کے مختلف بادشاہوں کی طرف صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعن کے ذریعے خطوط بھیجنا اور ان کے جوابات کی تفصیل کو شامل کیا گیا ہے۔ باب ہفتم کو غزوہ خیبر سے شروع کیا گیا ہے اور جنگ موتہ کے واقعات کی تفصیل اور مسلمانوں کا حضرت خالد بن ولید کی بحیثیت کمانڈر انچیف فوج کی مدینہ واپسی تک بیان کیا گیا ہے۔ باب ہشتم میں فتح مکہ، صلح حدیبیہ کی منسوخی، حضرت حاطب کا خفیہ خط سے لیکر جنگ حنین، بنو ہوازن کا تعاقب، طائف کا محاصرہ، مسجد ضرار کا منہدم کرنا اور بنو ثقیف کی اطاعت تک بیان کیا گیا ہے۔ باب نہم میں فتح مکہ کا عرب قبائل پر اثر اور بہت بڑی تعداد میں ان کا اسلام میں داخل ہونا اور مسلیمہ کذاب کا حضور ﷺ سے ملنا۔ باب دہم حجۃ الوداع اور رحلت نبوی سے شروع کیا گیا ہے۔ جس میں آپ ﷺ کے آخری ایام میں پیش آنے والے واقعات کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا لب لباب یہ ہے کہ اس کتاب میں آقائے دوجہاں سرور کائنات کی قبل پیدائش سے لیکر رحلت تک کے تمام واقعات کو عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ تاکہ ایک عام قاری سیرت طیبہ کے نور سے مکمل طور پر فیضاب ہو سکے۔

نتائج و سفارشات

شاید اس بات میں دورائے نہ ہوں کہ ترجمہ کا فن دو اقوام کے علمی خزانوں کو ایک دوسرے سے روشناس کرانے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ ان تراجم کی وجہ سے ہر دوَر اور ہر زمانے میں افکار تازہ اور نظریات کو ایک قوم سے دوسری قوم منتقل کرنے میں ہمیشہ مدد ملی ہے۔ اس سے بحث و مباحث کا آغاز ہوتا ہے اور علمی و ثقافتی سرگرمیاں بڑھتی ہیں۔ جس سے علما میں نئے علمی میلانات اور معیارات قائم ہوتے ہیں اور نئے خیالات کو اپنانے میں مدد ملتی ہے۔

اردو زبان میں ترجمہ کا کام پاکستان کی آزادی سے کافی پہلے شروع ہو چکا تھا۔ جس میں عربی، فارسی اور انگریزی کے کئی علوم کا ترجمہ کیا گیا۔ جس سے اردو زبان کو ایک نئے اور تازہ افکار سے آگاہی ملی۔

برصغیر پاک و ہند کے علمانے دیگر علوم و فنون کی طرح سیرت طیبہ پر بھی کافی تحقیقی کام کیا ہے۔ جدید اصولوں کی روشنی میں نہ صرف نبی کریم سید المرسلین ﷺ کی سیرت مطہرہ پر نئے نئے پہلوؤں پر کتابیں تصنیف کی بلکہ دیگر زبانوں کے مشہور کتب سیرت کے تراجم بھی کیے گئے۔ دیگر زبانوں کی کتب سیرت میں سب سے زیادہ عربی کتب سیرت کو اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ سیرت نبویہ ﷺ کی تمام بڑی کتب کا عربی سے اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے جس میں اولین دوَر میں لکھی گئی کتب سیرت اور بعد میں لکھی گئی کتب کے تراجم ہوئے ہیں اور کچھ پر ابھی بھی کام چل رہا ہے۔ عربی کتب سیرت کے کچھ تراجم میں مترجمین نے قاری کی آسانی کے لیے اصل کتاب کے مضامین کو مزید ذیلی عنوانات میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور مترجمین نے ان عربی کتب سیرت کے اردو تراجم میں آسان اور عام فہم الفاظوں کا استعمال کیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ عام و خاص لوگ اس سے مستفید ہو سکے۔ ہمارے علماو مصنفین حضرات کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس عظیم کام کو سرانجام

دیا اور ہمیں عربی کتب سیرت کی وسیع معلومات پر مبنی کتب سے فیضیاب کیا۔ سیرت النبی کی عربی کتب کے کافی تراجم اردو زبان میں ہو چکے ہیں ان تراجم کے معیار پر ایک تحقیقی و تنقیدی کام کیا جاسکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی و حوالہ جات

[1]انور محمود خالد، **اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ**، (لاہور: اقبال اکیڈمی، 1989)، ص۲۱۹.

Anwar Māhmood Khālid, **Urdu Nasār me Seerat e Rasool ﷺ,** (Lahore: Iqbal academy, 1989), p.219.

[2]علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، **جوامع السیر**، مترجم، محمد سردار احمد، (کراچی: مجلس نشریات اسلام، 1990)، ص۱۵.

Ali bin Ahmed bin Saeed bin Hazm Andalūsī, **Jawāmī ʻAL Seer**, translātor, Muhammad Sardar Ahmed, (Karachi: Majlis e Nashriyāt Islam, 1990), p.15.

[3]خلیل ابراہیم ملا خاطر، **امتیازات مصطفی ﷺ**، مترجم، محمد خان قادری، (لاہور: حجاز پبلیکیشنز، 1990)، ص۲۴.

Khaleel Ibrāhim Mūllāa khater**, Imtīazat e Mustafā (peace be upon him)**, translātor, Muhammad Khan Qadrī, (Lahore: Hijāz publications, 1990), p.24.

[4]عبد الحیٔ کتانی، **دور نبوی کا نظام حکومت**، مترجم، مولانا معظم، (کراچی: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، 1991)، ص۳۷۷.

Abdul Hāyee Kettanīi, **Dor e Nabvi ka Nīzām e Hūkomat**, translātor, Molana Moūzam, (Karachi: Idārat ul Qurān wal Uloom ul Islamia, 1991), p.377.

[5]سید لقمان ندوی، **عہد نبوی کا مدنی معاشرہ قرآن کی روشنی میں**، مترجم، محمد رضی الاسلام ندوی، (لاہور: البدر پبلیکیشنز، 1992)، ص۳۰.

Sayed Luqman Nadvīi, ʻ**Aehd Nabvi ka Madnī Mūāshrah Quran ki Roshnī me**, translātor, Muhammad Rāzi ūl Islam Nadvi, (Lahore: Al Bader publications, 1992), p.30.

[6]عبد الملک ابن ہشام، **سیرت ابن ہشام**، مترجم، سید یاسین علی دہلوی، (لاہور: ادارہ اسلامیات، 1994)، ج۱، ص۲۷۹.

Abdul Mālik ibn Hishām, **Seerat Ibn Hishām**, translātor, Sayed Yaseen Ali Dehlvi, (Lahore: Idā rah Islamyat, 1994), p.279.

[7]محمد عبدہ یمانی، **اولاد کو سکھاؤ محبت حضور ﷺ کی**، مترجم، محمد مبازر ملک، (لاہور: زاویہ پبلشرز، 1994)، ص۱۰.

Muhammad Abdāh Yamani**, ʻAūlād ko Sīkhao Mūhabat Hūzoor (peace be upon him) kī**, translator, Muhammad Mabāzar Malik, (Lahore: Zawya publisher, 1994), p.10.

[8]محمدبن یزید القزوینی، **سنن ابن ماجه**، کتاب الایمان و فضائل الصحابہ والعلم، باب اتباع سنۃ رسول **الله** ﷺ، (بیروت: داراحیاء الکتب العربیۃ، 1952ء)، ج1، ص4، رقم الحدیث:3۔

Muḥammad Bin Yazīdʻ Al-Qazwīnī, **Sunan Ibn Mājah**, kitab ul Eman wa faza ul Sahaba wa Elm, (Beirut: Dār al-Ihya al kutab, 1952), vol. 1, p. 4, Ḥadīth No. 3.

[9]محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، (دمشق: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، ج1، ص12، رقم الحدیث:16۔

Muḥammad bin Isma'īl Al-Būkhārī, ʻ**Al-Jām'i Al-Ṣaḥiḥ**, Kitāb ul Emān, (Damshq: Dār Toq un Najah, 1422H), vol. 1, p. 12, Hadith No. 16.

[10] یمانی، **اولاد کو سکھاؤ محبت حضور ﷺ کی**، مترجم، محمد مبازر ملک، (لاہور: زاویہ پبلشرز، 1994)، ص۱۵۔

Yamani**, 'Aūlad ko Sīkhao Muhabat Hūzoor (peace be upon him) kī**, translator, Muhammad Mubāzar Malik, (Lahore: Zawya publisher, 1994), p.15.

[11] محمد علوی مالکی، **ذخائر محمدیہ**، مترجم، محمد خان قادری، (لاہور: مولانا لطیف احمد چشتی، 1994)، ص۶۴.

Muhammad Alvi Mālīki, **Zakhāir Muhammadya**, translātor, Muhammad Khan Qadri, (Lahore: Molana Latief Ahmed Chishti, 1994), p.64.

[12] یوسف بن اسماعیل نبہانی، **برکات آل رسول**، مترجم، مولانا عبدالحکیم اشرف، (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 1999)، ص۱۱۵.

Yosuf bin Ismaeel Nihanī**, Barkāat 'Aāl e Rasool**, translator, Molana Abdul Hakeem Ashraf, (Lahore: Ziā ul Qūran Publications, 1999), p.115.

[13] احمد خلیل جمعہ، **عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین**، مترجم، مولانا محمد اصغر، (کراچی: دارالاشاعت، 1999)، ص۹۹.

Ahmed Khaleel Jumā, **'Aehd Nabwat ki Bārgzeeda Khwateen**, translator, (Karachi: Dar ūl Ishaat, 1999), p.99.

[14] عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ، **المعارف**، مترجم، محسن علی صدیقی، (کراچی: قرطاس پبلشرز، 1999)، ص۱۱۸.

Abdullah bin muslim bin Qutība, **'Al Māarīf**, translātor, Muhsin Ali Siddiqi, (Karachi: Qartās publisher, 1999), p.118.

[15] عروہ بن زبیر، **مغازی رسول اللہ ﷺ**، مترجم، محمد سعید الرحمن علوی، (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2000)، ص۸۸.

ʿUrwāh bin Zubāir**, Magazī Rāsūl (peace be upon him),** translator, Muhammad Saeed ūr Rehman Alvī, (Lahore: Idarah Sakafat Islamiah, 2000), p.88.

[16] شیخ عبدالرحمن امین، **الرد الباہر فی مسئلۃ الحاضر والناظر**، مترجم، عطاءاللہ ڈیروی، (عرب امارات: الشیخ عامر باقرین، 2000)، ص۱۷۷.

Sheikh ʻAbd ar-Raḥmān Ameen, **'Al Rād ul-Baher fi maslat ūl-Hazir wa Al-Naẓ'īr**, translator, Atta Ullah Derwi, (Arab Imarat: 2000), p.177.

[17] عبدالرحمن ابن خلدون، **سیرت النبی ﷺ**، مترجم، ڈاکٹر حقانی میاں قادری، (لاہور: الفیصل پبلشر، 2000)، ص۳۷.

ʻAbd ar-Raḥmān ibn Khaldūn, **Sīrat-ūn-Nabi (peace be upon him),** translator, Dr Haqqani Miyan Qadri, (Karachi: 2000), p.37.